فون نمبر ۴۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. NO. L.5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱۲

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۷۹

جلد ۴۸/۱۳ ۱۷ اخاء ۱۳۳۸ ھش ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر ٹانگ میں درد کی تکلیف رہی۔ اس وقت بھی درد کی شکایت ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۶ اکتوبر بوقت سوا دس بجے صبح۔

کل دن بھر حضور کو ٹانگ میں درد کی تکلیف رہی۔ اور عام ضعف بھی رہا۔ رات نیند آگئی اس وقت درد کی شکایت ہے۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

بوقت سوا دس بجے صبح ربوہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۶ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی۔ رات درد زیادہ ہو گئی۔ جس کے باعث بہت بے چینی رہی۔ احباب جماعت اور صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۱۶ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور میں قریباً دو ہفتہ قیام فرمانے کے بعد کل مورخہ ۱۵ اکتوبر کو ربوہ واپس تشریف لے آئے آپ مورخہ ۳۰ ستمبر کو بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے تھے۔

احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

بھارت اور تبت کی سرحد پر روس کے فوجی مشیروں کی آمد

تبت کے دارالحکومت میں آجکل دو ہزار روسی مقیم ہیں

کالمپانگ ۱۶ اکتوبر۔ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق بھارت اور تبت کی درمیانی سرحد کے اہم مقامات پر جہاں چینی فوجوں نے ڈیرے لگا رکھے ہیں۔ حال ہی میں روس کے فوجی مشیروں کی ایک جماعت پہونچی ہے۔ انہی ذرائع کا کہنا ہے کہ لہاسہ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق اس وقت تبت کے دارالحکومت میں دو ہزار کے قریب روسی باشندے موجود ہیں۔ ان میں فوجی افسران اور انجینئروں کی بھی ایک خاصی تعداد شامل ہے۔

لیفٹننٹ جنرل شیخ اور پنڈت نہرو کے درمیان ملاقات

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر۔ سرحدی کانفرنس میں پاکستانی وفد کے قائد لیفٹننٹ جنرل کے ایم شیخ نے کل ہندوستان کے وزیراعظم مسٹر نہرو سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ یہ ملاقات مقامی وقت کے مطابق چھ بجے شام شروع ہوئی۔

قائد ملت لیاقت علی خاں مرحوم کی برسی

کراچی ۱۶ اکتوبر۔ آج قوم خان لیاقت علی خاں کی آٹھویں برسی منا رہی ہے۔ آج پاکستان بھر میں سرکاری دفاتر اور کاروباری مراکز بند ہیں۔ اور قومی پرچم سرنگوں کر دیئے گئے ہیں۔ قائد ملت کی تربت پر قرآن خوانی کا انتظام کیا گیا ہے

بنیادی جمہوریتوں کا قانون اس ہفتے نافذ ہونے کی توقع

کراچی ۱۶ اکتوبر۔ وزارت قانون کے قریبی حلقوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کا قانون تقریباً اس ہفتے کے دوران میں سرکاری گزٹ میں شائع ہو جائے گا۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر اس قانون کا اعلان اس ہفتے نہ کیا گیا۔ تو پھر اگلے ہفتے کے شروع میں اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔ خیال ہے قانون کے مسودے کو آخری شکل دی جا رہی ہے اور کابینہ کی آخری منظوری کے بعد اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

گھانا میں احمدی مجاہدین کی شاندار تبلیغی مساعی

مجلس علمی کے زیر اہتمام مبلغ گھانا مکرم خلیل احمد صاحب اختر کی تقریر

ربوہ۔ مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء بروز جمعرات مبلغ گھانا مکرم ملک خلیل احمد صاحب اختر نے ایک پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ آپ نے "دعوت ہر ہر زہ گو کچھ خدمت آساں نہیں" کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ملک گھانا میں (جہاں آپ ساڑھے چار سال تک خدمت اسلام کرتے رہے ہیں) تبلیغ اسلام کے لئے عظیم الشان مساعی انتھک جدوجہد اور مسلسل قربانی و ایثار سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ سادہ لوح مسلمان عیسائیت کی تعلیم سے اتنے متاثر ہو چکے ہیں کہ عملاً بائیبل کو قرآن پاک پر ترجیح دیتے ہیں۔ قرآن پاک سے استدلال کر کے کسی مسئلہ کو ثابت کرنا ان کے لئے اتنا تسلی بخش نہیں جتنا کہ بائیبل سے اس کے حق میں سند پیش کرنا۔ علاوہ ازیں ملک گھانا میں بعض ایسی رسومات قبیحہ پائی جاتی ہیں (باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء

اشتراکیت کا مقابلہ

خروشچیف نے اپنے ایک حالیہ بیان میں اسلحہ بندی کے متعلق رائے ظاہر کی ہے کہ "مخالف یعنی امریکہ وغیرہ یہ چاہتے ہیں کہ تخفیف اسلحہ سے پہلے کوئی ایسا نظام قائم کیا جائے کہ جو اس امر پر نگران ہو کہ اسلحہ میں تخفیف کی گئی ہے اور جس کے کنٹرول میں ہر ملک کے اندرونی اسلحہ خانے اور دیگر امور متعلقہ ہوں۔ لیکن میری رائے یہ ہے کہ پہلے اسلحہ بندی پر عمل کیا جائے۔ اور بعد میں کوئی ایسا نظام قائم کیا جائے"۔

بظاہر ان دونوں راؤں میں تقدیم و تاخیر کے سوا کوئی فرق نہیں۔ اسلحہ بندی بھی دونوں فریق چاہتے ہیں۔ اور دونوں کوئی مستقل نظام کنٹرول بھی چاہتے ہیں۔ تقدیم و تاخیر کا سوال تو شاید اس طرح بھی حل ہو جاتا ہے کہ دونوں کام ایک ہی ساتھ شروع ہو جائیں۔ اور اسلحہ بندی کے مقررہ مدارج کے ساتھ ساتھ کنٹرول کا نظام بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔

تاہم اگر دونوں کی نیت ٹھیک ہو تو دونوں طریقوں میں سے کوئی طریق اختیار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس تقدیم و تاخیر کے تنازعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کو ایک دوسرے پر اعتماد نہیں۔ امریکہ کو یہ ڈر ہے کہ جب تک غیر جانبدار نگران نہ ہوں۔ اس کی کیا ضمانت ہے کہ روس جو تخفیف کا اعلان کرے وہ واقعی صحیح ہو۔ ہو سکتا ہے کہ روس محض بے بنیاد اعلان کر دے۔ اور حقیقت میں تخفیف نہ ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ کوئی ایسی ایجنسی ہو جو دونوں طرف کے تدریجی عمل کو زیر نظر رکھے۔ جس کو یہ سہولتیں حاصل ہوں کہ وہ ملک میں آزادانہ چل پھر سکے اور ایسی جگہوں پر جا سکے۔ جہاں اسلحہ اور فوج کا امکان ہو۔

دوسری طرف روس کو یہ خدشہ ہو کہ اگر کوئی ایسی ایجنسی پہلے قائم کر دی گئی تو لازماً اس کے سامنے ہر گوشہ جہاں اسلحہ وغیرہ ہو ظاہر کرنا پڑے گا۔ اور ایسی ایجنسی میں یقیناً امریکہ اور اس کے افراد بھی شامل ہوں گے۔ بلکہ ان کی اکثریت ہو گی اس لئے بہت ممکن ہے کہ روس کے ٹھکانے معلوم کر کے کسی بات پر تنازعہ پیدا کر لیا جائے اور یہ معاملہ سرانجام نہ پا سکے۔ جس میں روس کو خسارہ ہے۔ پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دراصل روس کے پاس ایٹم بم وغیرہ اتنی مقدار اور قوت میں موجود نہ ہوں۔ جس سے دنیا کی تباہی کا خوف ہے۔ جس کی روس دھمکیاں دیتا رہتا ہے۔ اور یہ راز امریکہ کو معلوم ہو جائے تو وہ اچانک روس پر ہلہ بول دے۔

یہ اور اس قسم کے کئی قیاسات ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ روس اور امریکہ دونوں دل سے چاہتے ہیں کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ دنیا سے جنگ کا امکان ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے اور دنیا میں ایک دائمی امن کی فضا قائم ہو جائے۔ دونوں کی یہ خواہش کسی ہمدردیٔ بنی آدم کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ خود غرضی پر مبنی ہے۔ امریکہ اس لئے امن نہیں چاہتا کہ اس میں انسانوں کا عام بھلا ہے۔ بلکہ وہ اس لئے امن چاہتا ہے کہ امن کی فضا میں وہ اپنے نظریات دنیا میں پھیلا سکتا ہے اس طرح اپنی تجارت کو فروغ دے سکتا ہے اور دنیا کے معتدبہ حصہ پر بلا شرکت "غیرے کوس لمن الملوک بجا سکتا ہے"۔

اسی طرح روس اس لئے امن چاہتا ہے کہ وہ اشتراکی نظریات کے ذریعہ تمام دنیا کے ممالک میں اپنا اثر و رسوخ پیدا کر سکتا ہے اور ان کو اپنے شکنجہ میں جکڑ سکتا ہے۔ اس طرح دونوں فریق اپنی اپنی اغراض کے مطابق دنیا میں امن کے خواہاں ہیں۔ خواہ امریکہ اپنی اس خواہش کو چھپانے کے لئے مذہب۔ تہذیب وغیرہ کا سہارا لے لیکن حقیقی اغراض وہی ہیں جن کا ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے اسی طرح روس بھی اشتراکی نظریات کو محض بطور ایک پردہ کے استعمال کرتا ہے۔ دراصل اس کی اغراض بھی یہی ہیں کہ دنیا کے ہر ملک میں اس کا اثر و نفوذ ہو جائے۔ جیسا کہ پچھلے واقعات سے واضح ہوتا ہے۔ روس کا طریق یہ ہے کہ دوسرے ملکوں میں ایک اشتراکی پارٹی پیدا کی جائے جو اس کے لئے بہت آسان ہے کہ ہر ملک میں غریب کسان اور مزدور موجود ہیں۔ جو سرمایہ داری کی تلخیوں سے دوچار ہیں۔ اسلئے ہر ملک میں ایک ایسی پارٹی پیدا کرنا جو سرمایہ داری کے خلاف ہو نہایت آسان ہے اور ظاہر ہے کہ ایسی پارٹی کا ظاہریا خفیہ تعلق روس کے ساتھ ہو گا۔ ایسی پارٹی کو امداد دے کر مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ اور ایک وقت آ سکتا ہے کہ وہ پارٹی اتنی مضبوط ہو جائے کہ حکومت اس کے ہاتھ میں آ جائے۔ اور اس طرح وہ ملک پکے ہوئے پھل کی طرح روس کی جھولی میں آ گرے۔ اگر جارحانہ طریق کار حائل نہ ہوتا تو آج سے بہت پہلے روس اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا۔ اشتراکیت کے راستہ میں سب سے بڑی روک اس کا جارحانہ طریق کار ہے۔ چنانچہ ہر ملک میں اشتراکیت کی ترقی اسی طریق کار کی وجہ سے رک گئی ہے۔ اگر ہر ملک کی اشتراکی پارٹی توڑ پھوڑ کا آغاز نہ کر دیتی تو ان ممالک کی حکومتوں اور رب سکیموں کو غافل کرنا بہت آسان تھا۔ لیکن اول تو مارکس اشتراکیت کے موجدنے ہی جارحیت کو لازمی قرار دیا ہے۔ دوسرے جس طرح اس کا تجربہ روس اور چین میں ہوا ہے۔ اس نے روس کو اور بھی اس طریق پر پختہ کر دیا ہے۔ اور اب عملاً بھی جارحیت اور اشتراکیت مترادف الفاظ بن کر رہ گئے ہیں۔ جس نے سرمایہ دارانہ جمہوریتوں کو چوکنا کر دیا ہے۔

تاہم سٹالین کی وفات کے بعد خاص کر خروشچیف کے عہد میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اشتراکیوں نے اپنی یہ غلطی کسی قدر محسوس کر لی ہے۔ اگرچہ عملاً اس کا ثبوت وہ نہیں کر سکے۔ چنانچہ ہنگری اور تبت کے واقعات اس پر شاہد ہیں۔ اس کے باوجود خروشچیف زبانی طور دنیا کو یقین دلانے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ جارحیت کے طریق کار کا حامی نہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ اگر روس کو یہ یقین ہو جائے کہ امریکہ اس کے ساتھ کوئی چال نہیں چلنا چاہتا تو وہ ضرور ایسا سمجھوتہ کر لے گا۔ جس سے آئندہ دنیا میں بظاہر جنگ کا خطرہ نہ رہے۔ اور ہمیں یہ بھی توقع ہے کہ دوسرے ممالک میں اشتراکی پارٹیاں بھی شاید اپنے رویہ میں تغیر و تبدل کر لیں اور کھلی جارحیت کے طریق کار کو چھوڑ دیں اور جمہوری طریق سے عوام کو اپنے ساتھ ملا کر ملکوں کی حکومتوں پر قابض ہونے کی پالیسی اختیار کر لیں۔ اگر اشتراکیت نے یہ پالیسی اختیار کر لی اور اس پر صبر و تحمل سے عمل کیا گیا تو یقیناً اشتراکیت کا نظریہ بڑی تقویت حاصل کر جائے گا۔ اور یہ بذات خود ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ جس کا تدارک کرنا ان تمام لوگوں کا کام ہے۔ جو اشتراکیت کو نوع بنی آدم کے لئے عظیم خطرہ تصور کرتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ امن میں اشتراکی نظریات کا مقابلہ کس طرح کیا جائے اس وقت دنیا میں اقتصادی نظریات کا دور دورہ ہے۔ ہر ملک کے عوام کے لئے روٹی کا سوال ایک اہم سوال ہے اور ہر ملک میں ایک ایسا فرقہ موجود ہے۔ جو تعداد میں زیادہ نہیں۔ لیکن اقتصادی قوت پر قابض ہے جو ہر قسم کی تو ایجاد اور قدرتی پیداوار کی سہولتوں کا اجارہ دار ہے۔ جمہوری ملکوں کا یہ کمزور ترین مقام ہے جہاں اشتراکیت ضرب لگاتی ہے۔ سوال ہے کہ اس ضرب سے کس طرح بچا جائے۔ امریکہ اور دیگر جمہوری ممالک میں اس کا علاج یہ سوچا گیا ہے کہ عوام کا معیار زندگی اونچا کیا جائے اور بڑے بڑے سرمایہ داروں سے بڑے بڑے ٹیکس وصول کئے جائیں۔ ایک حد تک یہ علاج کامیاب ہے۔ لیکن یہ علاج صرف امریکہ ایسے ملکوں میں تو کارگر ہو سکتا ہے۔ پسماندہ ممالک میں اس کی کامیابی مشکوک ہے۔ اس کے باوجود حقیقت یہی ہے کہ امریکہ ایسے متمول ممالک میں بھی اشتراکی حملہ کا یہ توڑ فی الآخر زیادہ کارگر ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مزدور طبقہ کا معیار زندگی خواہ کتنا اونچا ہو جائے طبقاتی خلیج کو کلی طور پر پُر نہیں کیا جا سکتا اقتصادی طور پر معیار زندگی کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ جب تک اس کے ساتھ اعلیٰ کردار اور بلند اخلاق کا ارتقا نہ ہو۔ ضروریات زندگی کی سہولتیں زیادہ فتنہ و فساد کی وجہ سکتی ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے امریکہ اور برطانیہ میں [illegible] بھی احیاء کی طرف رغبت ہوتی جا رہی ہے۔ . . . . اگرچہ یہ رغبت بھی خاطر خواہ نتائج پیدا نہیں کر رہی۔ ان ملکوں کے عوام کی سائنسی اور فلسفیانہ ذہنیت موجودہ عیسائیت کو پھر قبول کرنے کو تیار نہیں ہے۔ مغرب اب کسی ایسے مذہب کی تلاش میں ہے جو اس کی موجودہ ذہنی بھوک کی تسکین کر سکے۔ چنانچہ وہاں کئی قسم کی سوسائیٹیاں قائم ہو رہی ہیں۔ جو مذہب کا خلا بھرنے کی دعویدار ہیں۔ مثلاً سرچیولزم کرسچین سائنس وغیرہ مگر یہ کامیاب نہیں ہو رہی۔ اسلئے یہ ایک بہت مبارک موقع ہے کہ اسلام کو مغرب میں پیش کیا جائے۔ جماعت احمدیہ اپنی بساط سے بڑھ کر یہ کام کر رہی ہے اور اس کا کافی اثر ہو رہا ہے تا دنیا کو اس وقت ایک نہایت زبردست روحانی انقلاب کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے لئے یہ لمحۂ فکر یہ ہے کہ کیا ہر فرد اس کام کی اہمیت کے مطابق اپنے فرض کو ادا کر رہا ہے؟

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

فضائے آسمانی میں پہنچنے کا نتیجہ

قرآن کریم کی فتح کے رنگ میں ظاہر ہوگا

از مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب ربوہ

قرآن کریم کی پیشگوئی

اس قوم کے متعلق جو یہ دعوےٰ کریگی۔ کہ انا لمسنا السماء یعنی ہم نے آسمان کو چھو لیا ہے۔ سورۃ جن میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ وہ قرآن کریم کی پیشکردہ رشد وہدایت پر ایمان لے آئیگی۔ یہ قوم جو ایسا حیرت انگیز کارنامہ کر دکھائے گی۔ اس کی قوت وسطوت کا اندازہ لگانے کے لئے یہ بھی اسی سورۃ میں مذکور ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں باقی دنیا اتنی کمزور ہو چکی ہوگی۔ کہ اس قوم کی محتاجی پر مجبور رہو جائے گی۔ وہ جنوں کی طرح دنیا پر مسلط ہوگی۔ اور یہ امر اس قوم کے تکبر اور غرور کو اور بھی بڑھانے کا موجب ہوگا جیسا کہ فرمایا ہے

وانه كان رجال من الانس
يعوذون برجال من
الجن فزادوهم
رهقا۔

یعنی ایسے لوگ جو انسان کہلائیں گے۔ لوگوں کو اپنی پشت و پناہ سمجھیں گے۔ جو جنوں کی طرح ہوں گے۔ اور یہ امر ان کے تکبر کو بڑھانے والا ہوگا۔ اس وضاحت کے بعد یہ تعیین کرنے میں کوئی مشکل باقی نہیں رہتی۔ کہ وہ کون لوگ ہیں جو آج مادی طاقت کے لحاظ سے دنیا میں واحد علمبردار ہیں۔ اور اپنے راکٹوں کے ذریعہ فضائے آسمانی کی چھان بین اور تسخیر میں ہمہ تن معروف ہیں۔

مغربی اقوام کا غیر معمولی کارنامہ

اس میں شک نہیں ہے۔ کہ مغربی اقوام سائنس اور ٹیکنالوجی کی مدد سے بارودی راکٹوں کے ذریعہ مصنوعی سیاروں کو فضا کی بلندی میں پہنچانا۔ پھر وہاں کے اثرات کو ریڈیائی آلات کے ذریعہ دریافت کرنا ایک غیر معمولی کارنامہ ہے۔ اس میں بھی شک نہیں ہے کہ ان سیاروں کے ذریعہ جو دریافتیں حاصل ہوئی ہیں۔ وہ بھی انسانی علم میں ایک غیر معمولی اضافہ ہیں۔ یہ ایسی معلومات ہیں جن کو حاصل کرنے کا اور کوئی ذریعہ ممکن نہ تھا۔ سوائے اس کے کہ الہاماً بتایا جاتا۔ اور اگر یہ معلومات قرآن کریم میں پہلے سے موجود ہیں۔ تو ماننا پڑیگا کہ قرآن کریم الہامی کتاب ہے۔

لہروں کی تیز رو

مصنوعی سیاروں کے حالات اور تاثرات کے ذریعہ جو سب سے اہم دریافت حاصل ہوئی ہے۔ وہ مقررہ مدار ہیں۔ جن کو شدید القوۃ لہروں کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے۔ چنانچہ ان لہروں کی تیز رو میں سیارے بھی تیرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ سب سے پہلا مدار جو شہب ثاقب کی پوزیشن سے زمین کو بچاتا ہے۔ اس نے اڑھائی سو سے چار صد میل کے فاصلوں پر کرۂ ارض کو گھیرا ہوا ہے۔ پہلے راکٹ چونکہ اتنے طاقتور نہ تھے۔ ان کے سیارے اسی مدار میں بیخبر چکروں میں پھنس جاتے تھے۔ اس مدار کو پار کر کے چاند تک پہنچنے کا سوال تھا۔ اس سلسلہ میں روس کا دعوےٰ ہے کہ اس کا ایک سیارہ چاند میں پہنچ چکا ہے۔ پہلے سیارے کو چاند کے حفاظتی مدار نے دور سے ہی دھکیل دیا تھا۔ مگر وہ یہ بتا گیا تھا کہ چاند خشک گردکی دلدل سے گھرا ہوا ہے۔ جو سیارہ اب چاند تک پہنچا ہے۔ وہ بھی اس خشک دلدل میں پھنس گیا ہے۔ اور اس کے آلات خبر رسانی بھی تباہ ہو گئے۔ اب ایک اور سیارہ اس امید پر روانہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ چاند کے حفاظتی مدار کی مدد سے اس کا چکر لگائیگا اور اس کے گرد گھوم کر معلومات بہم پہنچائے گا۔ اس ضمن میں جو قابل تحسین کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہ راکٹ کو اڑھائی لاکھ میل تک نشان پر پہنچانا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر ملک کے سائنسدانوں نے روس کو مبارکباد کے تار بھیجے مگر اس سیارے کو چاند کے حفاظتی مدار نے ایسا چکر دیا ہے۔ کہ پہلے زمین کی طرف لپکا۔ جب وہ زمین کے حفاظتی مدار کے قریب آیا۔ تو اس نے جو چکر لگایا۔ تو پھر چاند کا رخ کرنا پڑا! اس طرح زمین اور چاند کے درمیان لیونک نمبر ۳ چکر لگا رہا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ ایسے محاذ پر چاند کے قریب آتا ہے۔ کہ چکر کا رخ زمین کی طرف ہو۔ اور پھر زمین سے چاند کی طرف ہو۔ ورنہ خطرہ تھا کہ لیونک نمبر ا کی طرح زمین کے بڑے مدار کی طرف نہ دھکیلا جائے۔

اب کوشش کی جا رہی ہے کہ اوّل تو زمین کے حفاظتی مدار میں کوئی ایسا سیارہ پہنچایا جائے جس میں انسان بیٹھ کر چکر لگا سکے۔ اور پھر زمین پر بحفاظت اتر بھی سکے۔ دوسری کوشش چاند پر اترنے کی ہے۔ مگر نئی دریافتوں نے چاند پر اترنا بہت مخدوش بتایا ہے۔ ایک تو چاند کی خشک دلدل سے بچنے کا سوال ہے۔ دوسرے اس کا حفاظتی مدار اگر چکر دے دے۔ تو زمین کے مدار میں (یعنے جو اس کو سورج کے گرد لئے پھرتا ہے پھنسنے کا خطرہ ہے) اس قدر طاقتور ہے کہ اس کے چکر سے نکلنا مشکل ہے۔ زمین کے حفاظتی مدار کی رفتار ۲۴ ہزار میل فی گھنٹہ ہے۔ مگر زمین کے اپنے مدار کی رفتار ۲۷ ہزار میل فی گھنٹہ ہے۔

ایک فرسودہ تعلی

اس غیر معمولی کوشش کے محرکات میں سے جذبۂ تحقیق، مسابقت، جنگی اغراض وغیرہ کے علاوہ ایک یہ امید بھی ہے۔ کہ مادہ پرستی اور لامذہبیت کی گرتی ہوئی عمارت کو کوئی نیا سہارا مل سکے گا۔ فرعون موسےٰ نے بھی دلائل اور شواہد سے عاجز آکر آسمان تک پہنچنے کی لاف زنی کی تھی۔ کیونکہ انکو اپنے فلک بوس اہراموں پر فخر تھا۔ مگر مذہب تو ایک پاک اور بلند شان خدا پیش کرتا ہے۔ جو مادی کثافتوں اور مجبوریوں سے بالا ہے۔ ایسے خدا کو مادی ذرائع یا مادی حواس سے محسوس کرنے کا دعوےٰ کرنا محض ایک ہزیمت خوردہ تعلی ہے۔ ہاں روحانی طور پر انسان ضرور اتنا بلند ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے کلام سے نوازا جائے۔ اب پھر فرسودہ تعلی کو موجودہ کے فرعونوں نے عملی صورت دینے کی کوشش کی ہے۔ اور ابھی شمسی نظام سے بھی باہر نہیں نکل سکے۔ کہ لاف زنی کرنے لگ گئے کہ ہم نے خدا کو نہیں پایا۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان کی اہمیت

"اگر اسلام میں قبولیت دعا نہ ہوتی۔ تو اللہ تعالےٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ضرور ہوتے اور جو مذہب قبولیت دعا کے قائل نہیں ہیں۔ ان کے پاس خدا کی ہستی کی بھی کوئی دلیل نہیں۔ میرا اپنا تو یہ مذہب ہے۔ کہ جو شخص دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنمی ہے۔ اور وہ خدا کی ہستی سے ہی منکر ہے۔ اللہ تعالےٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے۔ کہ انسان اس وقت تک دعا میں لگا رہے جب تک کہ خدا اس کے دل میں پورا یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اسے نہ آجائے۔ گو اسمیں ذرا بھی شک نہیں کہ اس مرحلہ کو طے کرنے اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے بہت سی مشکلات اور تکالیف ہیں۔ لیکن ان سب کا علاج صبر ہے۔ حافظ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر ٭ آرے شود ولیک بخون جگر شود

یاد رکھو! کوئی شخص اپنی دعا سے فیض حاصل نہیں کر سکتا جبتک کہ وہ پورے صبر اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالےٰ پر کبھی اور کسی صورت میں بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ بلکہ اسے تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے۔ پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ تو وہ وقت آجائیگا کہ اللہ تعالےٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا۔ اور اسے جواب دیگا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں۔ وہ کبھی محروم اور بے نصیب نہیں رہتے۔ بلکہ وہ یقیناً اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے ہیں"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۵-۴۶)

سورۂ جن کی پیشگوئی

مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ لوگ دیانت سے کام لیں تو ان کو وہ اقرار کرنا پڑے گا جو سورۂ جن میں بطور پیشگوئی درج ہے۔ یعنی یہ کہ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنٰہَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّشُہُبًا وَّاَنَّا کُنَّا نَقْعُدُ مِنْہَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ یَّسْتَمِعِ الْاٰنَ یَجِدْ لَہٗ شِہَابًا رَّصَدًا وَّاَنَّا لَا نَدْرِیْٓ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِہِمْ رَبُّہُمْ رَشَدًا۔ یعنی ہم نے آسمان کو چھوا ہے مگر اس کو ہم نے شدید پہرے اور شہب سے بھرا پایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہم نے خبریں حاصل کرنے کے اسٹیشن بھی بنائے۔ مگر اب جو سننے کی کوشش کرتا ہے اس کا شہاب پیچھا کرتا ہے۔ اب ہم یہ نہیں جانتے کہ زمین پر رہنے والوں کو ان کے رب کا ارادہ عذاب دینے کا ہے یا نجات کا۔

اس میں شک نہیں ہے کہ آسمانی حالات کو معلوم کرنے کے لئے مقاعد للسمع یعنی ریسیونگ سٹیشن قائم کئے گئے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ کون سی خبر ان کو پہنچی ہے جس نے وہ حال کر دیا ہے جیسے کہ شہاب ثاقب نے آن لیا ہو۔ اصل میں وہ خبر اس نظام کے متعلق ہے جو زمین اور دیگر شمسی سیاروں کی حرکات و دوائر کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اس خبر نے وہ زک پہنچائی ہے جو مادہ پرستی اور دہریت کے کسی بنیادی اصول کی بکلی تغلیط کرتی ہے۔

نیوٹن کی تھیوری غلط ثابت ہوئی

نیوٹن کے تیسرے اصول کے مطابق آسمانی فضا بسیط ہونی چاہئے اور اس میں اجرام فلکی کی حرکات و دوائر ایک اتفاقی امر ہیں جو اسی طرح چکر لگا رہے ہیں جیسے بعض اوقات کمرے میں دھوپ کی روشنی پڑے تو باریک ذرات حرکت کرتے نظر آتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس اب دریافت یہ ہوئی ہے کہ آسمانی فضا میں ایسی شدید القوۃ لہریں موجود ہیں جو اجرام فلکی ایسے حجم کے بوجھ کو بلا تکلف اٹھائے پھرتی ہیں۔ ان لہروں نے مداروں کی صورت میں آسمانی فضا کو منقسم کر دیا ہے۔ نظام شمسی میں ایسے سات مدار ہیں جو زبردست طاقت کا مظاہرہ کر رہے ہیں جن کا قرآن کریم میں بڑی تحدی سے ذکر موجود ہے بلکہ ایسے رنگ میں ذکر آیا ہے کہ گویا ان زبردست آسمانوں کا تجربہ اور مشاہدہ انسان کو ایک روز ہونے والا ہے۔ سورۂ عم میں بھی ان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محسوس چیزوں کے ضمن میں یوں ذکر ہے کہ وَّبَنَیْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعًا شِدَادًا۔

غرض اب تجرباتی طور پر یہ دریافت ہو گیا ہے کہ ایسے شدت رکھنے والے آسمان موجود ہیں جو شمسی نظام کی حفاظت میں نہایت باقاعدگی اور پابندی سے مصروف عمل ہیں۔ جن کی بناء پر یہ ماننا پڑتا ہے کہ آسمانی نظام اتفاقی امر نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ ان طاقتور لہروں کو کام میں لانے والی منفرد و مقتدر ہستی قادر مطلق ہے اور بڑی حکمتوں والے ارادے کی مالک ہے۔ اس لئے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ کی رضاء پر بھروسہ رکھنا چاہئیے نہ کہ مادی قویٰ پر۔ کیونکہ مادی قویٰ خود بخود جاری و ساری نہیں بلکہ ایک مقتدر اور بالارادہ ہستی کے حکم کی تعمیل کر رہی ہیں۔ اس اقرار کا کہ اب ہم نہیں جانتے کہ ہمارا رب نجات کا سامان فرمائے گا یا عذاب کا یہی مطلب ہے۔ کہ اس دنیا کا مدار بکلی خدا تعالیٰ کے ارادہ پر ہے۔

شدید القوّت مداروں کی مزید تشریح

سورۃ ذاریات میں ان شدید القوۃ مداروں کی مزید تفصیل بھی موجود ہے۔ فرمایا: وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا۔ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا۔ فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا۔ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا۔ یعنی ان کی ایک تو وہ قسم ہے جو بکھیرنے کا کام کرتی ہے اور دوسری بوجھ اٹھائے پھرتی ہے اور ان بوجھوں کو لے کر آسانی سے جاری ہے جن کے ذریعہ سے تقسیم پیدا ہوتی ہے۔ یعنی وقت اور جگہ کی تقسیم سے TIME AND SPACE کا ظہور ہوا ہے اور اس طرح وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُکِ آسمان میں مقررہ راستے ہیں۔ بلکہ ساتھ ہی یہ بھی آیا ہے کہ ان مقررہ اور مسخر شدہ آسمانی نظام کے متعلق نظریاتی ڈھکوسلوں سے غلط فہمیاں بھی پیدا کر دی جائیں گی۔ جو آخر کار اصل حقیقت کے انکشاف سے دور ہو جائیں گی۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ اِنَّکُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ یُّؤْفَکُ عَنْہُ مَنْ اُفِکَ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ فِیْ غَمْرَۃٍ سَاہُوْنَ یعنی تم لوگ مختلف قسم کی قیاس آرائیوں میں مبتلا ہو گے جن کی وجہ سے وہی لوگ ہدایت سے دور ہوں گے جن کے لئے دوری مقدر ہو گی اور وہ لوگ آخر کار ہلاک ہوں گے جو جھوٹے نظریوں کو چھوڑنے میں لاپرواہی دکھائیں گے۔

تعمیر مساجد

طرفہ یہ ہے کہ جہاں سورۃ جن میں ایسی قوم کا ذکر ہے جو آسمان کو چھونے کے بعد قرآنی رشد و ہدایت کی طرف عود کرے گی وہاں یہ بھی مذکور ہے کہ ان کے ملکوں میں مساجد بنائی جائیں گی۔ آیا ہے وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا وَّاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا۔ یعنی مساجد خدائے واحد کی عبادت کے لئے ہیں مگر جب خدا کا بندہ اس کو پکارتا ہے تو یہ لوگ اپنے شور و غوغا سے اس کی آواز کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔

حسب منطوق آیۂ تحریک جدید کی طرف سے یورپ میں مساجد بنانا خدا تعالیٰ کے خاص تصرّف کے ماتحت معلوم ہوتا ہے۔ اور سورۂ جن کی مندرجہ ذیل پیشگوئی یہ بتاتی ہے کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ ان مساجد کے ذریعہ تمام یورپ میں محمدی نور پوری آب و تاب سے پھیل جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ وہ پیشگوئی یہ ہے:۔

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا۔ یَّہْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا۔ وَّاَنَّہٗ تعلی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا۔ وَّاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْہُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا۔

یعنی تو کہہ دے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے۔ جنوں کی ایک جماعت نے سن کر کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو کہ بھلائی کی ہدایت کرتا ہے۔ پس ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور آئندہ ہم کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ بہت بلند ہے مرتبہ ہمارے رب کا جس نے کبھی بیوی رکھی اور نہ کبھی اولاد حاصل کی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم میں سے بے وقوف لوگ خدا تعالیٰ کے متعلق بے تکی باتیں کرتے تھے۔

انصار اللہ کی طرف سے دینی معلومات کے امتحانِ مقابلہ میں وظائف تعلیمی

قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ کے سال رواں کے پروگرام میں ایک یہ امر بھی ہے کہ بچوں کی تربیت کے پیش نظر۔ نیز بچوں میں مقابلہ کی روح قائم کرنے کے لئے ان میں دینی معلومات کا مقابلہ کرایا جائے اور امتحان لیا جائے اور جو بچے امتحان میں اوّل و دوم آئیں انہیں وظائف تعلیمی دئیے جائیں۔ احمدیہ سکولز کے ۹ سے ۱۴ سال کی عمر کے بچے اس امتحان میں شامل ہوں گے اور امتحان تحریری و زبانی ہوگا۔ معلومات کے لئے ذیل کا نصاب تجویز کیا گیا ہے۔ بچوں کو چاہیئے کہ نصاب کے مطابق تیاری کریں اور اپنے نام مرکزی دفتر میں بھیج دیں۔ سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان اور اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ طلبہ کو اس امتحان میں شمولیت کے لئے تحریک فرمائیں اور ان کی امداد فرمائیں۔ نصاب حسب ذیل ہے:۔

(۱) ا۔ قرآن کریم کے پہلے پارہ میں سے ایک رکوع کی صحیح قراءت۔

ب:۔ نبراس المومنین یا چالیس جواہر پارے کا امتحان۔

ج:۔ خلفائے راشدین دور اوّل اور دور دوم کے نام اور سرسری معلومات۔

د: احمدیت کے عقائد اور مسائل۔

ہ: سلسلہ احمدیہ کے متعلق تاریخی سوالات

و:۔ بیرونی مشنوں کے متعلق موٹی موٹی معلومات

ز:۔ پاکستان کے متعلق تاریخی اور جغرافیائی معلومات۔

ک: جماعتی اداروں کے متعلق معلومات۔

(۲) یہ امتحان ۳۰ اکتوبر بروز جمعہ ہوگا۔ ۸ بجے صبح سے ۱۰ بجے تک تحریری پرچہ کا امتحان دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ہوگا۔ اور بعد نماز عصر اسی جگہ زبانی امتحان ہوگا۔

(نائب قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس اطفال الاحمدیہ کو فوری طور پر مطلع کرنا چاہئیے کہ کتنے بچے اطفال کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۵۹ء میں شریک ہوں گے

(مہتمم اطفال)

بھارت کی راجستھان یونیورسٹی کا افسوسناک رویّہ

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی منقول از بدر قادیان

(قسط نمبر ۳)

سریہ عبد اللہ بن جحش اور غزوۂ بدر

سریہ عبد اللہ بن جحش کی سرگذشت ہے کہ رجب ۲ھ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن جحش کو بارہ میلوں کے ساتھ نخلہ کی طرف بھیجا۔ یہ مکہ اور طائف کے درمیان واقع ہے۔ آپ نے انہیں ایک سربمہر لفافہ بھی دیا تھا۔ اور تاکید کی تھی کہ وہ نخلہ پہنچکر اس کو پڑھیں عبد اللہ نے جب نخلہ پہنچکر وہ خطبہ پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ تم نخلہ پہنچکر دشمن کی نقل و حرکت پر نظر رکھو۔ اور مجھ کو اس کی اطلاع دیتے رہو۔ لیکن وہاں ایک اتفاقی حادثہ پیش آگیا۔ ہُوا یہ کہ قریش کے چند آدمی شام سے تجارت کا مال لے آ رہے تھے۔ حضرت عبد اللہ جحش رضؓ سے ان کا مقابلہ ہوگیا۔ اس مقابلہ میں ایک شخص عمر بن حضرمی مارا گیا۔ اور دو قریشی گرفتار ہوئے اگرچہ حضرت عبد اللہ بن جحش رضؓ کے اس فعل کو کسی مسلمان نے پسند نہیں کیا۔ محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی سخت سرزنش کی اور مال غنیمت لینے سے انکار کر دیا۔ مگر کفار قریش کو ایک حیلہ ہاتھ آیا۔ انہوں نے ثار اور قصاص کا سوال کر دیا۔ یہ ایام جاہلیت کی ایسی قبیح اور خطرناک رسم تھی کہ اس کی بدولت کبھی کبھی قبائل میں سالہا سال تک جنگ ہوتی رہتی تھی۔ چنانچہ اب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کفار مکہ کی طرف سے ثار اور قصاص کا نعرہ بلند کیا گیا۔ مدینہ پر حملہ کرنے کی زور شور سے تیاری شروع ہو گئی۔ مسلمان اس حالت میں بھی جنگ سے پرہیز کرنا چاہتے تھے۔ سیرت ابن ہشام میں ہے کہ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الحضرمی کا خون بہا ادا کر دیا تھا۔ مگر مسلمانوں کا کوئی پیغام صلح کفار مکہ کے غیظ و غضب کو دھیما نہ کر سکا۔ وہ بڑے آن بان۔ شان و شوکت اور لاؤ لشکر کے ساتھ مسلمانوں کو ملیامیٹ کرنے اور اسلامی جمہوریت کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے لئے مکہ سے چلے۔ وہ اس کرو فر کے ساتھ دو سو بیس میل تک مارچ کرتے ہوئے مقام بدر پر پہنچے ان کے لشکروں کی تعداد ۹۵۰ تھی۔ سات سو اونٹ اور سو گھوڑے ساتھ تھے۔

مسلمانوں کو جب اس غضبناک لشکر کی پیش قدمی کی اطلاع ہوئی تو یہ بھی اپنی مدافعت کو نکلے اور مقام بدر پر پہونچے جو مدینہ سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے کفار مکہ نے ۸ رمضان کو مکہ سے کوچ کیا تھا مسلمان چار دنوں کے بعد ۱۲ رمضان کو مدینہ سے نکلے دکرائیکل آف دی پاپولر جہاد) اس سے ظاہر ہے کہ مسلمان محض اپنی مدافعت کرنی چاہتے تھے۔

حکیم بن حزام کی پیشکش

کتب سیرت میں آتا ہے کہ حضرت حکیم بن حزام نے (جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے) عین موقعہ جنگ میں بھی کوشش کی کہ کسی طرح یہ خونریزی رک جائے۔ چنانچہ وہ ایک رئیس عتبہ کے پاس گئے اور کہا کہ قریش صرف عمر بن حضرمی کے قتل کا بدلہ چاہتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو ان کا خون بہا دے کر ہمیشہ کے لئے ایک نیک نامی حاصل کر لیں۔ عتبہ اس پر تیار ہو گئے مگر جب ابو جہل کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے نہایت بدتمیزی کا مظاہرہ کیا۔ حضرمی کے بھائی عامر کو مطالبہ قصاص پر ابھارا۔ اور بنی بنائی بات بگڑ گئی۔ آخر جنگ ہوئی۔ اور پھر ارباب سیر کو بدر کی تعریف میں یہ لکھنا پڑا کہ

حق و باطل کا پہلا معرکہ اس خاک نے دیکھا

شری پرکاش دیوجی کا حوالہ

برہمو سماج کے مشہور پرچارک شری پرکاش دیوجی نے اپنی کتاب "سوانح حضرت محمد صاحب" میں جنگ بدر کا جن الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے یہاں اس کا درج کرنا مفید معلوم ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"ماہ رجب ۲ھ مطابق نومبر ۶۲۳ء کو مدینہ میں یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں مسلمانان مدینہ کے مٹانے کی بڑی بھاری تیاریاں ہو رہی ہیں اور عنقریب بے شمار لشکر حملہ کرنے والا ہے۔ انہیں ایام میں قریش کا ایک قافلۂ عظیم شام کی طرف سے آ رہا تھا۔ اور یہ منصوبہ قرار پایا کہ قافلہ شمالی طرف سے حملہ آور ہو۔ اور جنوب کی طرف سے اہل مکہ حملہ کریں اور یہ کارروائی اس اہتمام سے ہو کہ آئندہ کیلئے اہل اسلام کا نام و نشان تک نہ رہے۔

اس خبر نے مسلمانان مدینہ میں نہایت پریشانی اور گھبراہٹ پیدا کر دی۔ ان کی حالت نہایت مظلومانہ تھی وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر جلاوطن ہوئے اور پردیس میں آ پڑے تب بھی انہیں امن نصیب نہ ہُوا۔ وہ اپنے بال بچوں اور عورتوں کی طرف سے نہایت سراسیمہ تھے اور حیران تھے کہ آخر ہمارا کیا قصور ہے۔ جس کے عوض ہم پر یہ ظلم و ستم روا رکھا جاتا ہے کیا یہی ہمارا قصور ہے کہ ہم ایک خدا کی پرستش کرتے ہیں آخر مایوسی اور خوف نے ان کے دل میں جرأت پیدا کر دی اور انہوں نے قصد مصمم کر لیا کہ ہم بھی اب بھاگ کر کہیں نہیں جائینگے۔ ہم اپنے دین پر اپنے بال بچوں پر اور صداقت پر دشمن سے لڑیں گے۔ اور سر کٹوائیں گے۔ یہ دل میں ٹھان کر انہوں نے یہ تجویز سوچی کہ قبل اس کے کہ اہل مکہ حرکت کریں۔ سب سے اول شمال کی طرف کوچ کر کے اس عظیم الشان قافلہ کو روکیں جو شام سے آ رہا ہے اور اسے اہل مکہ سے ملنے کا موقعہ نہ دیں۔

اہل مکہ کے پاس اول تو کثرت سے لشکر۔ بھرپور سامان۔ بیچارے مسلمان پردیسی، مسافر نہایت شکستہ حال۔ مگر صداقت کے زور سے ان کا دل قوی تھا۔ یہ سخت جاڑے کا دن تھا اور آسمان پر بادل گھر رہے تھے چاروں طرف کالی گھٹا چھا رہی تھی۔ آندھی اپنا سماں دکھا رہی تھی۔ بجلی کڑک کڑک ڈرا رہی تھی۔ یوں سمجھنا چاہیئے کہ کارکنان قدرت بھی مظلوموں کی طرف سے لڑنے کو آئے تھے آخر بہت سی خونریزی کے بعد اہل مکہ کو شکست ہوئی۔ ان کا سپہ سالار ابو جہل مارا گیا اور میدان مسلمانوں کے ہاتھ آیا بہت سے قریش مارے گئے اور بہت سے قید ہوئے۔ قریش کے جتنے آدمی پکڑے گئے تھے ان میں صرف دو ایسے تھے جن کا چھوٹنا سینکڑوں بندگان خدا کے خون کا موجب تھا۔ اس لئے وہ اس ملک کے قواعد جنگ کے مطابق قتل کئے گئے اور باقی سب قیدیوں کا خون معاف کیا گیا۔ بعضوں نے وعدہ کیا کہ ہم آئندہ مسلمانوں کو نہیں ستائیں گے۔ اور ان کے مقابلہ میں نہیں آئیں گے۔ اس لڑائی میں بعض عالم لوگ بھی گرفتار ہوئے تھے۔ وہ اس شرط پر رہا کئے گئے تھے کہ مدینہ میں کچھ عرصہ تک اہل اسلام کے لوگوں کو پڑھائیں اور پھر کچھ عرصہ کے بعد اپنے وطن کو واپس چلے جائیں

ادھر مسلمانوں کو سخت تاکید کی گئی کہ ان قیدیوں کو قیدی نہ سمجھیں بلکہ ان کے ساتھ بھائیوں کی طرح سلوک کریں اور عزت و احترام سے رکھیں چنانچہ جب تک یہ قیدی مسلمانوں کے پاس رہے۔ مسلمانوں نے ان کی خاطر تواضع کی۔ اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونے دی جب ان قیدیوں میں سے سب سے پہلا قیدی رہائی پا کر مکہ آیا تو اہل اسلام کے متعلق انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ خدا ان کا بھلا کرے وہ ہم کو سواری دیتے تھے اور خود پیادہ چلتے تھے وہ ہم کو گیہوں کی روٹی کھلاتے تھے اور آپ کھجوریں کھا کر گذارہ کرتے تھے۔

(سوانح حضرت محمد صاحب، از شری پرکاش دیوجی صفحہ ۶۷ تا ۷۱)

میں نے "جنگ بدر" کے متعلق ایک غیر مسلم ہندوستانی کا ایک طویل اقتباس نقل کیا۔ تا عیسائیوں اور ہندوؤں یا برٹش سامراجی اور ہندوستانی عالم کی طرز فکر کا فرق نمایاں ہو سکے۔ اس جگہ پر واضح کر دینا بھی ضروری ہے کہ جن مستشرقین یورپ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بیان میں نمایاں خیانت کی ہے۔ وہ بھی متفقہ طور پر اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ مسلمان مظلوم و ستم رسیدہ تھے اور اہل مکہ نے عملاً ان کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ اس صورت میں واقعی اگر مسلمان ان کے قافلوں کی آمد و رفت میں مزاحمت کرتے تو قانون جنگ کی نظر میں مجرم نہ ہوتے۔ مگر یہ مسلمانوں کا اعلیٰ کردار تھا کہ انہوں نے اپنے کو اس جائز اقدام سے بھی ہمیشہ باز رکھا اور اس کی ایک وجہ پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ تعلیم تھی کہ تم قتل و غارت گری سے پرہیز کرنا عموماً بیعت کے وقت آپ مسلمانوں سے یہ عہد لیا کرتے تھے۔

(باقی)

سوئٹزرلینڈ کے رسالہ "اسلام" پر ایک روزانہ اخبار کا تبصرہ

سوئٹزرلینڈ سے شائع ہونے والے ماہنامہ "اسلام" ستمبر کے شیوع پر اس ملک کے ایک روزانہ اخبار TAGESANZEIGER. نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۶ ستمبر میں حسب ذیل ریویو شائع کیا ہے

"ڈر اسلام" - زیورک میں شائع ہونے والا جماعت احمدیہ کا آرگن رسالہ "اسلام" اپنے ستمبر کے شیوع کے ساتھ اپنی اشاعت کی دسویں سالگرہ مکمل کرتا ہے یہ رسالہ بھی۔ اور وہ تحریک بھی جو اس کے پیچھے ہے۔ یورپ میں اسلام کی تبلیغی کارروائیوں کو اپنا مقصد قرار دیتی ہے۔ اور اس ضمن میں اسے کامیابی بھی ہوئی ہے۔ چنانچہ رسالہ کے ذریعہ سے وسیع پبلک تک قرآن کی مذہبی تعلیم کو پہنچانا ممکن ہو گیا ہے۔ رسالہ کے سالگرہ کے پرچہ میں ایک مضمون محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ہے۔ جن کی ولادت کی سالگرہ وسط ستمبر میں منائی جا رہی ہے۔ علاوہ ازیں بحیرہ مردار کے کنارے پائے جانے والے قراطیس کی روشنی میں ایک مضمون میں مسٹر ایم۔ ایس۔ عبداللہ صاحب نے عیسائیت سے متعلق بعض مسائل پر بحث کی ہے۔ اس پرچہ میں سوالات کے جوابات بھی دیئے جاتے ہیں۔ ملنے کا پتہ:-

Herbstweg-77
Zurich-11/50

ضرورت مندوں کے لئے

فوج میں باقاعدہ کمیشن چھبیسواں (۲۶) پی۔ایم۔اے۔ لانگ کورس

شرائط:- امیدوار پاکستان کا باشندہ ہو۔ (۲) ۱۵ نومبر ۱۹۵۹ء کو عمر ۱۷ اور ۲۲ سال کے درمیان (سویلین کے لئے) فوجیوں کے بچوں کے لئے ۱۷ تا ۲۳ سال۔

۳- تعلیمی قابلیت۔ سویلین کے لئے سینئر کیمبرج یا ایف۔اے۔ (تمام مضامین کے ساتھ) بی۔اے محض انگریزی میں بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ فوجیوں کے لئے مندرجہ بالا یا پی۔اے سپیشل سرٹیفکیٹ یا اس کے برابر بحری یا فضائی فوج کے سرٹیفکیٹ۔

درخواست پہنچنے کی آخری تاریخ - ۱۵ نومبر ۱۹۵۹ء۔

مضامین امتحان۔ انگریزی۔ جنرل نالج۔ ریاضی۔ کامیاب امیدوار کاکول میں ٹریننگ حاصل کریں گے ٹریننگ کامیابی کے ساتھ ختم کرنے کے بعد باقاعدہ کمیشن ملے گا۔ تمام درخواستیں بنام پی۔اے ڈائرکٹوریٹ ۳ (اے) اے۔جی برانچ۔ جی۔ایچ۔کیو۔ راولپنڈی۔

(علی اکبر نائب ناظر تعلیم)

داخلہ ہیلے کالج آف کامرس

پارٹ ون و پارٹ ٹو کلاسز پاکستان انسٹیٹیوٹ آف انڈسٹریل اکاؤنٹنٹس میں داخلے کی درخواستیں ۱۵ نومبر ۵۹ تک بنام پرنسپل ہیلے کالج آف کامرس لاہور۔ فیس -/۳ روپے ماہوار

شرائط:- انٹرمیڈیٹ یا منظور شدہ دفتر میں پانچسالہ تجربہ والا میٹرک (پ-ٹ ۹/۱۰/۵۹)

ٹنڈر مطلوب ہیں

نصرت گرلز ہائی سکول میں طالبات کے لئے ڈیسک و بنچ بنوانے مطلوب ہیں۔ پیمائش۔

ڈیسک:- ۳ × ۲ × ۱۲ (بستہ کے لئے خانہ)

بنچ:- ۳ × ۱۲ × ۱۰

لکڑی (۱) شیشم خشک جس میں گانٹھیں اور سفیدی نہ ہو۔

(۲) لکڑی دیودار خشک جس میں گانٹھیں نہ ہوں۔

آخری تاریخ ۱۷/۱۰/۵۹:- اس کے آنے والے ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائیگا۔ (علی اکبر مینیجر سکول)

ضرورت ہے

نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے دو بی۔اے۔ بی۔ٹی استانیوں کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ مطابق گورنمنٹ گریڈ علاوہ الاؤنس دی جائیگی ضرورت مند اپنی درخواستہائے مکمل (بی۔ٹی کی سند کی نقل) بنام مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول ارسال کریں۔ درخواست میں بی۔اے اور بی ٹی کے مضامین بھی درج ہوں۔ (علی اکبر)

اعلان دارالقضاء

میاں روشن دین صاحب ساکن علی پور ضلع مظفرگڑھ نے درخواست دی ہے کہ میرا لڑکا (غلام مصطفےٰ) عرصہ چار سال سے فوت ہو چکا ہے۔ مرحوم کے مبلغ -/۴۶ روپے امانت تحریک جدید میں جمع ہیں۔ ہم تمام رشتہ داروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہ امانتی رقم مرحوم کی طرف سے بمد مساجد فنڈ بیرون جمع کرا دیں۔ سو اگر کسی حارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(تاج الدین ناظم دارالقضاء ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مجالس انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

انعامی تحریری مقابلہ میں حصہ لینے کی آخری تاریخ ۲۰ اکتوبر ہے

اعلان کیا جا چکا ہے کہ اراکین مجالس انصار اللہ "اسلام کی نشاۃ ثانیہ" کے موضوع پر تحریری مقالے ۲۰ اکتوبر تک بھجوا دیں۔ اس مقابلہ میں اول دوم آنے والے انعام کے مستحق قرار پائیں گے۔ جو مقالہ ۲۰ اکتوبر کو پوسٹ ہو جائیگا۔ وہی مقابلہ میں شامل ہو سکیگا۔ اس لئے احباب فوری توجہ فرمائیں۔

(قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے عہدیداران

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ دار چنے گئے ہیں

صدر	لطیف انور
سیکرٹری	محمد اسمٰعیل وسیم
جائنٹ سیکرٹری	اعجاز الحق قریشی
اسسٹنٹ سیکرٹری	عطاء المجیب راشد

(سیکرٹری)

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

چندہ ماہوار۔ سالانہ اجتماع۔ تعمیر دفتر۔ اشاعت لٹریچر

اراکین مجالس انصار اللہ کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس کے اخراجات کو چلانے کے لئے چار تحریکات جاری ہیں۔ ان کی شرح اس قدر کم رکھی گئی ہے کہ ان میں شمولیت کسی کیلئے بار نہیں ہو سکتی۔ چندہ ماہوار آمد پر ½ پائی فی روپیہ ہے۔ چندہ سالانہ اجتماع بارہ آنے سالانہ اور تعمیر فنڈ و اشاعت لٹریچر حسب استطاعت ہے۔ چندہ تعمیر کے متعلق اراکین کو علم ہے۔ کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپیہ کی رقم پوری کرنی ہے تاکہ تعمیر کے کام کا پہلا دور اس سال پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے اور پھر چند سال تک دوبارہ توسیع کی ضرورت پیش نہ آئے اور اس فنڈ کو بند کر دیا جائے۔

پس اس تحریک میں حصہ لیتے وقت اراکین کو اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپے کی رقم پوری کرنی ہے۔ نیز مجلس کی مفید سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لئے چندہ ماہوار کی ماہ بماہ ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دی جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق مجلس کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنا ہے۔ اور اسی کے مطابق مجلس انصار اللہ کی تحریکات میں شرح صدر سے حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہونا چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- میری خالہ جان باغبانپورہ لاہور میں بہت عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اب بیماری زور پکڑ گئی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی عطا کرے۔

(محمد اسحاق قائد خدام الاحمدیہ ظفرآباد تورکا ضلع حیدرآباد)

۲- میں عرصہ دو سال سے ایگزیما کی وجہ سے بیمار ہوں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت دے۔

(پیر نصیر الدین خلف اکبر پیر بشیر احمد صاحب مرحوم حال جہلم چھاؤنی)

۳- چوہدری محمد علی خاں صاحب قائد خدام الاحمدیہ کا اکلوتا بچہ بخار سے سخت بیمار ہے اور میرا چھوٹا بچہ نصیر احمد بائیس دن سے بخار سے بیمار ہے احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں

(ناظر علی خاں (سابقہ کھوکھر) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۶ R.B ضلع لائلپور براستہ شاہ کوٹ)

۴- میرے بھائی عزیزم محمد اکرم ٹائیفائیڈ سے تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں خاکسار کو بھی بہت شدید بخار ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے

(محمد شریف قائد خدام الاحمدیہ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ)

کولمبو منصوبہ کے ملکوں میں فنی ماہرین کی تعداد بڑھانے کی اشد ضرورت ہے

اقتصادی امداد پر زیادہ زور دیا جائے منصوبہ کی کونسل کا سالانہ جائزہ

کراچی ۱۵ر اکتوبر۔ کولمبو منصوبہ کی کونسل برائے فنی تعاون نے ۵۹-۱۹۵۸ء کے لئے اپنی سالانہ رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں منصوبے کی کارگذاری اور منصوبہ میں شامل ملکوں کو دی جانے والی امداد کے تفصیلی اعداد وشمار بیان کئے گئے ہیں۔ ان ملکوں کے مسائل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اور سفارشات کی گئی ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیاء کے ملکوں میں فنی ماہرین کی تعداد بڑھانے کے لئے کوششوں کی بڑی ضرورت ہے۔ اگرچہ ان ملکوں میں کاریگروں اور فنی ماہروں کی خاص تعداد موجود ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان کی بڑی قلت ہے۔ اور کئی سرکاری اور نجی منصوبوں پر محض اس بنا پر عمل نہیں ہو سکا کہ ضروری فنی وسائل اور ماہرین کا فقدان تھا۔ حالانکہ ان منصوبوں کے بروئے کار آنے سے ان ملکوں کی اقتصادی ترقی میں بڑی مدد ملتی۔ کونسل اس نتیجے پر پہنچی ہے۔ کہ فنی تعاون کی اسکیم اور فنی امداد کے دوسرے پروگراموں سے اس علاقے کی ایسی ضرورتیں جنہیں اولیت حاصل ہے۔ پوری نہیں ہو سکتیں۔ اور جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے کم ترقی یافتہ ملکوں کو بڑے پیمانے پر فنی امداد دی جاسکتی ہے۔ جو ان کے ترقیاتی پروگراموں کے لئے مفید ہوگی۔ منصوبے کی فنی تعاون کی اسکیم پر پچھلے نو سال میں جو کام ہوا ہے۔ اس کے جائزے کے سلسلے میں کونسل نے ممبر ملکوں کے لئے بعض اہم سفارشات کی ہیں۔ جن میں یہ بھی شامل ہیں۔ فنی امداد کے جائزے کی ضرورت ہے۔ تاکہ اسے زیادہ سے زیادہ کارآمد بنایا جاسکے۔ بعض حکومتوں نے اس سلسلے میں انتظامات کئے ہیں۔ کونسل اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ سماجی خدمات اور اقتصادی ترقی کے تقاضے پورے کرنے کے لئے بیرونی امداد کے سلسلے میں زیادہ زور اقتصادی امداد پر دینا چاہیئے۔ ان اقدامات میں جن سے قومی دولت اور بارآوری میں اضافہ ہوتا ہے فنی امداد نہایت کارآمد حیثیت رکھتی ہے جو بھی امداد دی جائے اعلیٰ معیار کی ہونی چاہیئے۔ بیشتر صورتوں میں جن ماہرین کی خدمات مہیا کی گئی ہیں۔ اس کا انتظام نہیں کیا گیا ہے کہ مقامی عملہ ان ماہرین کے جانے کے بعد کام سنبھال سکے۔ مقامی عملے کا انتظام کرنا ضروری ہے ورنہ فنی امداد کا فائدہ کم ہو جائیگا کونسل نے ان مسائل کا جائزہ لیا ہے۔ جو اس علاقے کے ملکوں کی ترقی میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ ان میں کونسل نے آبادی میں اضافے کے مسئلے کو اولیت دی ہے ۱۹۵۰ء میں جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیاء کے منصوبے میں شامل ملکوں کی آبادی ۶۱ کروڑ ۸ لاکھ تھی۔ اور ۱۹۵۸ء میں ۷۰ کروڑ ۶۶ لاکھ ہو گئی ۲۰ سال میں آبادی بڑھنے کی شرح میں ۲ و ۲ فیصدی اضافہ ہو جائیگا۔ اسے روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ لوگوں کی عادتوں اور خاندان کے ارکان کی تعداد کے بارے میں ان کے رویے میں گہری تبدیلی کی جائے۔ لیکن ایسی تبدیلیاں آہستہ آہستہ ہی ہو سکتی ہیں۔ آبادی میں اضافے کے پیش نظر غیر ملکی امداد اور فنی تعاون کی ضرورت اور بڑھ جائے گی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ ۵۹-۱۹۵۸ء میں جتنی فنی امداد منصوبے میں شامل ملکوں کو دی گئی اتنی منصوبہ شروع ہونے کے بعد سے کسی سال مہیا نہیں کی گئی۔ اس سال ۱۷۰۱ تربیتی اداروں میں جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے منصوبے میں شامل ملکوں کے طلباء کی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن میں سے پاکستانی طلباء کے حصے میں ۱۳۰۶ اور ہندوستانی طلبا کے حصے میں ۱۶۱۱ادارے آئے۔ امریکہ نے جو فنی امداد دی ہے۔ وہ اس کے علاوہ ہے۔ امریکہ فنی تعاون کی اسکیم میں جنوری ۱۹۵۹ء سے شامل ہوا ہے۔ اگرچہ وہ ۱۹۵۱ء سے منصوبے میں شریک ہوا ۸ سال میں اس نے جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیاء کے ملکوں کو ۳۲ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر کی فنی امداد دی اور تقریباً ۰۰ ہزار طلباء کو تربیت کی سہولتیں مہیا کر چکا ہے۔

اقوام متحدہ میں افریشیائی نمائندگی بڑھانے کی اپیل

اقوام متحدہ ۱۵ر اکتوبر۔ ایشاء اور افریقہ کی کلیدی ریاستوں نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی کونسلوں میں زیادہ نمائندگی دی جائے تاکہ وہ عالمی معاملات میں زیادہ آواز پیدا کر سکیں انہوں نے یہ اپیل اس لئے کی ہے کہ جنرل اسمبلی میں یہ دیرینہ سوال اٹھایا گیا ہے۔ کہ سلامتی کونسل اقتصادی اور معیشتی کونسل اور عالمی عدالت میں نمائندگی زیادہ کی جائے۔ مسٹر ایم۔ ایس۔ اے۔ بیگ نمائندہ پاکستان نے کہا کہ نئے ممبروں نے اقوام متحدہ کے کام میں نمایاں ہاتھ بٹایا ہے۔ اس لئے انہیں زیادہ حصہ لینے کا موقعہ دیا جائے۔

تبت کا مسئلہ جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کرنے پر نکتہ چینی

پیکنگ ۱۵ر اکتوبر۔ تبت کے مذہبی پیشوا پنچن لامہ نے جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے ایجنڈے میں تبت کے مسئلے کو شامل کرنے کے متعلق اقوام متحدہ کے فیصلے پر نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ رجعت پسندوں نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے اس فیصلے کی مذمت کی ہے۔

سابق فوجیوں کی صوبائی انجمن کے انتخابات

ڈھاکہ ۱۵ر اکتوبر۔ مشرقی پاکستان میں سابق فوجیوں کی صوبائی انجمن کی ضلع کمیٹیوں کے انتخابات ۱۸ر اکتوبر سے شروع ہو رہے ہیں۔ اور ۲۰ر اکتوبر کو ختم ہو جائینگے ہیڈ کوارٹرز کی ہدایت پر موجودہ ضلع کمیٹیاں توڑ دی گئی ہیں۔

آزاد دنیا کی تمام اقوام کو کم ترقی یافتہ ملکوں کی مدد کرنی چاہیئے

صدر آئزن ہاور کی اپیل

ابیلین (کنساس) ۱۵ر اکتوبر۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ آزاد دنیا کی قوموں کو انسانی دوستی کے جذبہ میں اور خود اپنے مفاد کی خاطر پست معیار زندگی رکھنے والی موجودہ قوموں کو قدم بقدم ایک بہتر زندگی کی طرف لے جانے کے مقصد سے ایک طویل مدت پروگرام میں رضاکارانہ تعاون کرنا چاہیئے۔

مسٹر آئزن ہاور نے زور دیا کہ ہر ایک کو اپنی استطاعت کے مطابق اس مشترکہ سعی میں حصہ لینا چاہیئے اور کسی قوم کو اس قابل نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ مشترک نصب العین کے حصول میں کسی نہ کسی صورت میں کوئی حصہ نہیں لے سکتی مسٹر آئزن ہاور نے امریکہ کے اس وسطی قصبہ میں پرورش پائی تھی اور وہ کل یہاں صدر آئزن ہاور لائبریری کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں متنبہ کیا کہ دنیا کو مل جل کر کام کرنا سیکھنا چاہیئے ورنہ وہ انجام کار کام کے قابل ہی نہیں رہے گی۔ صدر نے کہا کہ اگر آزاد افراد کی روز افزوں قوت کو انسانیت کی مشترک امنگوں کی جانب قابلیت اور دانشمندی سے استعمال کیا گیا تو ایک خوشحال اور پر امن دنیا کے حصول کے امکانات بہت قوی ہو جائیں گے لیکن اگر اس قوت کو بے سوچے سمجھے استعمال کیا گیا۔ یا غلط اور خود غرض پست مقاصد کے حصول کی کوشش میں ضائع کر دیا گیا تو تہذیب انسانی خود اپنی تباہی کا خطرہ مول لے گی۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ دنیا کی آزاد اقوام میں ذہنی قابلیت ہے اور وہ اپنی قوت ارادی کو اتنا مضبوط کر سکتی ہیں کہ وہ اشتراک عمل کے ذریعہ ان طاقتور اور پریشان کن قوتوں کو مغلوب کر سکیں گی جو ہزاروں سال سے نفرت بے اعتمادی اور افلاس کو جنم دے رہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ پر امن ترقی کے لئے دانشمندی سے اقتصادی تعاون جو تمام اقوام کو مشترکہ مساعی کے ذریعہ بھوک اور بیماری سے نجات دلا سکے۔ اور ان کے معیار زندگی کو بہتر بنا سکے۔ ایسا تعلیمی تعاون جو سچی انسانی مفاہمت کو ترقی دے سکے۔ جس پر تمام دوسری مشترکہ مساعی کا دارومدار ہے اور ایسا سیاسی تعاون جو نہ صرف دنیا کے متنازعہ مسائل کو حل کر سکے بلکہ ایسے معاشرے تعمیر کر سکے جو ایک بہتر زندگی کے حصول کے لئے انسان کی حوصلہ افزائی کریں

صدر آئزن ہاور نے متنبہ کیا کہ کوئی ایک قوم چاہے اس کے وسائل کتنے ہی بسیط کیوں نہ ہوں تنہا دنیا کے مسائل کا بوجھ طویل مدت تک برداشت نہیں کر سکتی ہے ہر ایک قوم اسی صورت میں ترقی کرے گی۔ جب اس کے عوام تسلیم کر لیں کہ ترقی حاصل کرنے کے لئے بڑی ذمہ داری خود انہی کی ہے۔

صدر آئزن ہاور کی لائبریری میں صدارت کے عہدہ سے سبکدوشی کے بعد مسٹر آئزن ہاور کے فوجی اور صدارتی ملازمت کے دور سے تعلق رکھنے والی سرکاری دستاویزات رکھی جائیں گی۔ اس میں سابق وزیر خارجہ ڈلس کی دستاویزات بھی رکھی جائیں گی۔ . . . .

. . . لائبریری آئزن ہاور کے خاندانی مکان کے سامنے منتخب کی ہوئی جگہ پر تعمیر کی جارہی ہے۔ جسے ریاست کنساس پہلے ہی ایک میوزیم کی تعمیر کے لئے وقف کر چکی ہے۔

اعلیٰ کانفرنس جنوری سے پہلے منعقد نہیں ہوگی

نیویارک ۱۵ر اکتوبر۔ نیویارک ٹائمز نے اطلاع دی ہے کہ امریکی حکومت کے اندازے کے مطابق اگلے سال جنوری سے پہلے سربراہوں کی کانفرنس منعقد نہیں ہو سکے گی۔ دریں اثناء پیرس میں فرانسیسی وزیر اعظم مائیکل ڈیبرے نے قومی اسمبلی کو بتایا کہ فرانس سربراہوں کی کانفرنس کے انعقاد کا اتنا ہی حامی ہے جتنا کہ اور کوئی ملک ہو سکتا ہے۔

مستقل طور پر الاٹ شدہ زمین منتقل نہیں ہوسکتی

لاہور ۱۵ر اکتوبر۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر پاکستان نے احکام جاری کئے ہیں کہ ایسی زرعی اراضی جس کی الاٹمنٹ مستقل ہو چکی ہو اسے کسی بھی حالت میں دوبارہ الاٹ نہ کیا جائے اور مستقل الاٹ شدہ کو کسی حالت میں بھی منتقل نہیں کیا جاسکتا ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ لینڈ سیٹلمنٹ کا کام قریب الاختتام ہے۔ ان حالات میں الاٹ شدہ زمین کے انتقال سے متعلق کسی درخواست پر آئندہ غور نہیں کیا جائیگا۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں!

۱۹۶۰ء کے آخر تک ملک کا آئین تیار ہو جائے گا

بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات وسط دسمبر تک مکمل ہو جائیں گے

راولپنڈی ۱۶ اکتوبر: صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان کا آئین آئندہ سال کے آخر تک تیار ہو جائے گا۔ تین روزہ دورے پر کل یہاں پہنچنے پر انہوں نے کہا کہ دسمبر کے وسط تک بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات مکمل ہو جائیں گے۔ ایک سوال کے جواب میں صدر نے بتایا کہ میں ۹ نومبر کو ہفتہ عشرے کے لئے ایران جاؤں گا۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ اس دورے میں دوسرے ملکوں میں بھی جائیں گے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں شاید ترکی بھی جاؤں گا۔ لیکن یہ بات ابھی یقینی نہیں ہے۔

صدر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بنیادی جمہوریتوں کے آرڈی ننس اور انتخابات کے سلسلہ میں مصروفیت کی بنا پر آئین کمیشن مقرر کرنے میں تاخیر ہو گئی ہے۔ انہوں نے رائے ظاہر کی کہ ملک کا آئین ایسا ہونا چاہئیے جو عوام کے مزاج اور ان کی ضرورتوں کے مطابق ہو۔

کل رات صدر ایوب کو ہلکی سی حرارت ہو گئی تھی جس کی بنا پر ان کی طبیعت قدرے ناساز تھی لیکن وہ اخباری نمائندوں سے حسب معمول اپنے شگفتہ لہجہ میں گفتگو کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کمیشن کے سپرد اہم کام کیا جائیگا اور اسے ملک کا دورہ کرنا اور لوگوں کا نقطۂ نظر معلوم کرنا پڑیگا اور آئینی امور کی وضاحت کرنی ہوگی۔ بعض لوگوں کی ذہنیت یہ ہے کہ وہ کتابوں میں نظریات پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن آئین عوام کے مزاج اور ضرورتوں کے مطابق ہونا چاہئیے۔ ان سے کسی نے سوال کیا کہ ایبڈو اور پوڈو کے ٹریبونل کب قائم ہوں گے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ بہت جلد۔

ایک خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے کہ اس سوال کے جواب میں کہ کیا مستقبل قریب میں پنڈت نہرو سے ملاقات کا کوئی امکان ہے صدر نے کہا فی الحال ایسی ملاقات کا کوئی موقع نہیں۔ ایک اخباری نمائندے نے ان سے پوچھا کہ بنیادی جمہوریتوں کے قیام کے بعد کیا قومی پارلیمنٹ بلا واسطہ انتخابات کے ذریعہ وجود میں آئے گی یا بالواسطہ طور پر چنی جائے گی۔ صدر نے جواب میں کہا کہ فی الحال ایسی کوئی تجویز زیرِ غور نہیں ہے۔

کشمیر کے بارے میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے صدر نے کہا کہ پاکستان کشمیری عوام کو حق خود اختیاری دلانے کا عہد کر چکا ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہم اس سلسلے میں ہر ممکن امداد کریں گے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ چینی نقشوں میں پاکستان کے بعض علاقوں کو چین کی حدود میں دکھانے پر کیا پاکستان چینی حکومت سے احتجاج کرے گا۔ صدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ ایسے احتجاجوں کا کیا فائدہ ہے۔ ایک نامہ نگار نے پوچھا کہ اگر جموں و کشمیر کی متنازعہ ریاست کے بعض علاقوں سمیت ہندوستان نے چین کے ساتھ اپنی حدود میں کوئی ردوبدل کیا تو پاکستان کا ردِعمل کیا ہوگا۔ اس پر صدر نے کہا اس وقت دیکھا جائے گا۔

گھانا میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی مساعی

(بقیہ صفحہ اول)

جن کی موجودگی میں اسلامی تعلیم کو رائج کرنا بہت وقت طلب ہے۔ تاہم جماعت احمدیہ کے مبلغین ان مشکلات پر بڑی حد تک قابو پا کر اس ملک میں اسلام کی صحیح تعلیم پہنچا رہے ہیں۔ آپ نے مزید کہا اب غیر مسلم بھی از روئے دلائل سمجھ چکے ہیں کہ سچا مذہب دراصل اسلام ہی ہے جس کے سامنے عیسائیت بطور مذہب ہرگز نہیں ٹھہر سکتی۔

فاضل صاحب موصوف نے وہ طریق بھی بیان کئے جو ایک مبشر کو اختیار کرنے چاہئیں تاکہ اس کی تبلیغ موثر ہو سکے۔

تقریر کے بعد سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔ یہ پروگرام چالیس منٹ تک جاری رہا۔ مجلس علمی کے اس اجلاس میں صدارت کے فرائض مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے ادا فرمائے۔

(عبد الحکیم جوزا آنریری سیکرٹری مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ)

ایوانِ صدر کے عملے کیلئے دو سپیشل ٹرینیں

کراچی ۱۶ اکتوبر: سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دو سپیشل ٹرینیں ایوانِ صدر کا عملہ لے کر یہاں سے راولپنڈی روانہ ہو رہی ہیں۔ پہلی اسپیشل ٹرین ۲۰ اکتوبر کو اور دوسری ۲۵ اکتوبر کو روانہ ہوگی۔

سرحدی مسائل کے متعلق نئی دہلی میں

پاک ہند مذاکرات شروع ہو گئے

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر: پاکستان اور ہندوستان کے وفود کے درمیان سرحدی تنازعات کے متعلق کل یہاں مذاکرات شروع ہو گئے۔ پہلا اجلاس دو گھنٹے جاری رہا۔

یہ مذاکرات نہایت دوستانہ اور امید افزا ماحول میں ہو رہے ہیں۔ تقسیم کے بعد سے ایسے ماحول میں کبھی دونوں ملکوں کی بات چیت نہیں ہوئی ہے پاکستانی وفد کے قائد اور وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل شیخ نے کل ہندوستان کے وزیر داخلہ پنڈت پنت سے ملاقات کی۔ لیفٹیننٹ جنرل شیخ کے ہمراہ پاکستانی وفد کے ارکان تھے۔ ان کے علاوہ ہندوستان میں پاکستان کے قائم مقام ہائی کمشنر مسٹر دُرّانی ہندوستان کی وزارت برائے امور دولتِ مشترکہ کے سیکرٹری مسٹر ڈیسائی اور پاکستان میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر راجیشور دیال بھی اس موقع پر موجود تھے۔

پنڈت پنت نے پاکستانی وفد سے بیس منٹ بات چیت کی۔ اس کے بعد پاکستانی وفد کے قائد اور پنڈت پنت نے علیحدگی میں آدھ گھنٹہ گفتگو کی۔

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن میں بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

(لطیف احمد عارف ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم منشی رحمت علی صاحب گھاس منڈی سیالکوٹ نے اپنی صاحبزادی کی شادی کی خوشی میں مبلغ دس روپے ارسال کئے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر طرح سے جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(مینیجر الفضل)

کراچی میں دربار ۱۶؍ نومبر کو منعقد ہوگا

کراچی ۱۶ اکتوبر: پاکستان پریس ایسوسی ایشن کو معلوم ہوا ہے کہ کراچی میں ۱۶ نومبر کو دربار منعقد ہوگا۔ صدر مملکت جنرل محمد ایوب خان اس تقریب کی صدارت کریں گے۔ اور اعزازات تقسیم کریں گے۔

درخواست دعا

میری لڑکی عزیزہ صادقہ بیگم قریباً دو ماہ سے شدید طور پر بیمار ہے۔ اور جہلم سول ہسپتال میں زیرِ علاج ہے۔ اب اس کی حالت زیادہ تشویشناک ہو گئی ہے احباب کرام عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید محمد ہاشم بخاری جہلم)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴